سخنان

ماہ شعبان بہت سی اسلامی یادوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے پھر جو مہینہ سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتساب رکھتا ہو اور جس میں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ اور منتقم خون حسینؑ حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اور سقائے حرم، علمدار لشکر حسینی، مرکز مہر و وفا حضرت ابوالفضل العباسؑ کی ولادت باسعادت ہو ایسے ماہ مبارک و مسعود کا کیا کہنا۔

۱۹؍رجب المرجب کو بحر العلوم آیۃ اللہ العظمیٰ السید دلدار علی النقوی المعروف بہ غفران مآب علیہ الرحمۃ والرضوان کی برسی تھی۔ ایک بڑے مجمع نے احسان مندانہ عقیدت کا خراج پیش کیا۔ مجد اعظم کی قبر مطہر پر گل افشانی و فاتحہ و دعا خوانی کا کافی وقت تک سلسلہ رہا۔ جو کچھ ہوا اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ ہندوستان میں صحیح صورت میں شیعیت کو آپ ہی نے رائج فرمایا۔ صوفیت کو جاں بلب کیا، بدعات کو اکھاڑ پھینکا، غیر اسلامی رسوم پر پانی پھیر دیا اور اخباریت کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہند میں شیعوں کی نماز جماعت و جمعہ کی ابتدا فرمائی اور نشر علوم محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے سیکڑوں افراد کو تعلیم دے کر پورے ہندوستان میں بکھیر دیا۔ ایسے مصلح اکبر کے احسانات سے کون شیعہ سبکدوش ہو سکتا ہے۔

آقائے قوم قدوۃ العلماء کی تحریک دینداری و بیداری

(گذشتہ سے پیوستہ)

جیسے مدرسہ کی آقائے قوم تحریک چلا رہے تھے ویسا مدرسہ ۲۵؍ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ جنوری ۱۹۰۴ء کو ''مدرسہ امامیہ انجمن صدر الصدور و کانفرنس امامیہ اثنا عشریہ'' کے نام سے بمقام حسینیۂ ہدایت مآب ناصر دین و ناشر احکام شرع متین موسس اسلام و ایمان مومنین جناب سید دلدار علی نقوی صاحب غفرانمآب علیہ الرحمہ (جن کی ہدایت و فیض سے کوئی مقام ہندوستان کا اس وقت تک خالی نہیں ہے) قائم کیا گیا۔ یہ مدرسہ ابتدائی درجات سے لیکر انتہائی درجات تک تھا اور بارہ درجوں پر منقسم تھا اور ہر درجہ میں کورس اس طرح مرتب کیا گیا تھا کہ سب ضروری چیزیں مثلاً فارسی، عربی، انگریزی، ریاضی، طب، دینیات، معقولات اور صنعت و حرفت داخل تھے۔ غرض یہ تھی کہ جو طالب علم تمام درجات طے کر کے نکلے گا وہ فارسی داں، عربی داں، انگریزی داں اور صاحب حرفت و صنائع مختلفہ ہوگا۔ مدرسہ کے معیاری اساتذہ سے مومنین نے دینی و دنیوی فائدے اٹھائے۔ اسی مدرسہ کے افتتاح کے موقع پر آقائے قوم نے اپنی فصیح و بلیغ معرکۃ الآراء تقریر میں علی گڑھ کالج کے طرز پر ایک شیعہ کالج قائم کرنے کی بات رکھی تھی۔ اگرچہ معمار ملت کے اس خیال و فکر کی ترجمانی کانفرنس کا مذکورہ مدرسہ خود

کررہا ہے۔ اس انجمن نے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۷ء تک معمار ملت کے انصرام میں ہندوستان میں اصلاح امور معاد و معاش و ترقی دین وملت کے لیئے سعی پیہم سے کام لیا اور کامیابی سے اپنے چند سال گذارے۔

انجمن مذکور کا ایک شعبہ دارالذکر کے نام سے جوہری محلہ میں قدوۃ العلماء کی نگرانی میں اور گولہ گنج میں پروفیسر مرزا محمد ہادی صاحب رسوا ایڈیٹر ''الحکم'' کے زیر انتظام قائم ہوا تھا جس میں سنی اور شیعہ جمع ہوتے تھے۔ اخبار و رسائل پڑھے جاتے تھے، مذہب اسلام کی حمایت اور رد مذاہب باطلہ کا ذکر اور چرچا ہوتا تھا۔

۲- ماہنامہ ''معالم''

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب مرحوم ''تاریخ لکھنؤ'' حصہ دوم صفحہ ۱۰۳ پر رقمطراز ہیں کہ ''حضرت قدوۃ العلماء وہ بلند ہستی ہے جس نے شیعوں میں بیداری کی لہر دوڑائی اور انجمن صدر الصدور کو آل انڈیا شیعہ کانفرنس کیا۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ دنیائے صحافت کو معلوم ہو کہ (لکھنؤ میں شیعوں کا) پہلا پرچہ ماہنامہ 'معالم' انہوں نے نکالا۔ پہلا اخبار 'الناطق' ان کے گھر سے نکلا۔ وہ عوام کے مجتہد تھے، ان کی خدمت میں حاضر ہونے والے کے لیئے وقت ملاقات مقرر نہ تھا۔ ان کو کہیں جانے کے لیئے سواری کی ضرورت نہ تھی۔ ـ ـ ـ قدوۃ العلماء کی سادگی اور روحانیت اور خدمت خلق تن تنہا مرکز تھی جس پر غیر مسلمین کو بھی ناز تھا۔'' ''سوانح حضرت غفرانمآبؒ'' میں بھی زبدۃ العلماء کا بیان ہے کہ قدوۃ العلماء سید آقا حسن مجتہد۔ ـ ـ ـ قوم میں بیداری کی روح پھونکنے والے، ماہنامہ معالم اور ہفتہ وار 'الناطق' کے بانی تھے۔

یہ ایک ماہوار علمی رسالہ تھا جس کے مدیر و مولف آقائے قوم خود ہی تھے۔ جس کا پہلا شمارہ جلد اول یکم محرم الحرام ۱۳۱۸ھ کو شائع ہوا تھا۔ جس میں رسالہ کے اغراض و مقاصد جو شائع ہوئے تھے وہ حسب ذیل ہیں:

اغراض وضوابط ماہنامہ 'معالم'

غرض و غایت اس رسالہ کی یہ ہے کہ ہر قسم کے اعلیٰ درجہ کے مضامین علمی و تاریخی و اخلاقی و تمدنی و حکمی و مذہبی اور مسائل علمی و احادیث اور تمام ایسے مضامین جو مفید ہوں اور خلاف شرع یا خلاف تہذیب و قانون نہ ہوں، ملک کے عالی خیال لوگوں کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ہر قسم کے علم و فن سے آگاہی حاصل ہو۔ وہ لوگ جن کی نگاہیں مضامین علمیہ ڈھونڈھا کرتی ہیں، جن کے دلوں میں ایک قسم کا جوش ہے ان سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس رسالہ کو وقتاً فوقتاً اپنے گرانقدر و بیش بہا مضامین سے مزین فرماتے رہیں۔

قدر دانان علم و ہنر سے گذارش ہے کہ اس رسالہ کی اس قدر اعانت کی جاوے جس سے اس کی زندگی کو قیام ہو۔ اس رسالہ کی قیمت فی الحال بخیال تعمیم نفع صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ سالانہ علاوہ چھ آنہ محصول ڈاک کے قرار دی گئی ہے۔

اگر کوئی پرچہ ڈاک میں گم ہو جائے تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع کرنے سے بلا قیمت ارسال خدمت کیا جائے گا۔

جملہ خط و کتابت و ارسال مضامین یا ارسال قیمت متولی کارخانہ عماد الاسلام جناب قدسی القاب مولانا السید آقا حسن مدظلہ العالی کے نام ہونا چاہئے۔ مالک و بانی اس کے مولانا سید کلب حسین صاحب مالک کارخانہ عماد الاسلام ہیں۔

پتہ :- قبلہ و کعبہ قدوۃ العلماء جناب السید آقا حسن صاحب دفتر کارخانہ عماد الاسلام جوہری محلہ لکھنؤ۔

المشتہر: محمد ناصح مینیجر کارخانہ عماد الاسلام　　(جاری)　　(ادارہ)